جلد ۲۹ | ۹ ماہ صلح ۱۳۲۰ ہش | ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۵۹ھ | ۹ جنوری ۱۹۴۱ء | نمبر ۸

جمعیۃ العلماء ہند اور گاندھی جی کی تقلید

علماء کو چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ بحیثیت جمعیۃ سیاست میں دخل نہ دیتے۔ اور اگر دخل دیتے۔ تو اسلامی شریعت اور وقار اسلام کو ہر قدم پر مدنظر رکھتے لیکن موجودہ زمانہ کے علماء کہلانے والوں کی حالت نہایت ہی قابل افسوس ہے۔ چنانچہ ان علماء کی جمعیۃ کی سوائے اس کے کوئی پوزیشن نہیں ہے۔ کہ گاندھی جی کے اقوال اور افعال پر آنکھیں بند کرکے صاد کرتے چلے جائیں۔ حالانکہ اس قسم کی کورانہ تقلید جمعیۃ العلماء کو نہیں بلکہ جہلاء کے لئے زیادہ موزوں ہے علماء کا کام دینی مسائل میں تفقہ۔ مسلمانوں کی راہ نمائی۔ اسلام کی تبلیغ و اشاعت تنظیم ملت۔ تربیت قوم اور اصلاح اخلاق کے فرائض ادا کرنا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے علماء لوگوں کو اسلام کی صحیح تعلیم پر چلانے کی بجائے خود غیر مسلموں کی تقلید کر رہے ہیں۔ اور ان کی خاطر سراسر غلط باتیں اسلام کی طرف منسوب کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

جمعیۃ العلماء ہند ایک عرصہ سے گاندھی جی کی پوری مقلد بنی ہوئی ہے۔ اور اس سلسلہ میں کئی نہایت ہی مضحکہ خیز اعلان کر چکی ہے۔ جب گاندھی جی نے نمک کے خلاف مہم شروع کی۔ تو جمعیۃ العلماء نے جھٹ یہ فتوے شائع کر دیا۔ کہ اسلام نے نمک پر محصول لگانا ناجائز قرار دیا ہے۔ اور ایسے قانون کی خلاف ورزی عین اسلام کے منشاء کے مطابق ہے۔ لیکن جب گاندھی جی اس مہم میں ناکام ہو کر بیٹھ گئے۔ تو جمعیۃ العلماء بھی خاموش ہو گئی۔ اسی طرح گاندھی جی کے حکم پر جب شراب خانوں پر پکٹنگ شروع ہوا۔ تو جمعیۃ العلماء نے اسے بھی اسلامی حکم قرار دے کر اختیار کر لیا۔ لیکن پھر چھوڑ دیا۔ یہی حال دوسرے سیاسی معاملات میں ہے۔ دراصل جمعیۃ العلماء گاندھی جی اور دوسرے کانگرسی لیڈروں کے منہ کی طرف دیکھتی رہتی ہے۔ اور جب وہ کوئی سیاسی فیصلہ کرتے ہیں۔ تو یہ بھی مسلمانوں کو وہی پیغام سنانے لگ جاتی ہے۔ گویا اس کا فرض یہ کام ہے۔ کہ گاندھی جی اور کانگرسی لیڈر جو کچھ کہیں۔ اسے مسلمانوں تک نہ صرف پہونچا دیں۔ بلکہ اس پر عمل کرانے کی کوشش کریں۔

اس "جمعیۃ العلماء" نے تازہ ترین کارنامہ یہ سرانجام دیا ہے۔ کہ اپنے ایک تازہ اجلاس میں حکومت کے خلاف کانگرس کی موجودہ پالیسی کی تائید کی ہے۔ اور گاندھی جی کی تحریک قانون شکنی کی حمایت روا رکھی ہے۔ چنانچہ اخبار "سول" ۷ جنوری میں شائع ہوا ہے کہ "چھ جنوری کو جمعیۃ العلماء ہند کا اجلاس بصدارت مولانا حسین احمد مدنی دہلی میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں قریباً سوا گھنٹہ ہندوستان کی موجودہ سیاسی حالت پر بحث ہوتی رہی۔ دس ممبر حاضر تھے۔ مجلس نے جنگ کے متعلق کانگرس کے رویہ کی تائید کی اور مسٹر گاندھی کی تحریک ستیہ آگرہ پر صاد کیا۔ دوسرا فیصلہ یہ ہوا۔ کہ جمعیۃ العلماء ہند کے ارکان میں قواعد کی پابندی اور اطاعت کی روح کو مضبوط کیا جائے۔ اور اہنسا (عدم تشدد) کے عقیدہ میں زندہ ایمان پیدا کرنے کی کوشش کی جائے"۔

گویا اب علماء کی جمعیۃ نے مسلمانوں کے لئے یہ فتوے صادر کیا ہے۔ کہ وہ موجودہ جنگ کے خلاف تقریریں کرنے کا حق حاصل کرنے کے لئے قانون شکنی کریں۔ اور قید ہوں۔ مگر اس کے لئے کوئی قرآنی سند پیش کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ نہ حدیث سے کوئی استدلال پیش کیا گیا ہے۔ نہ ائمہ سلف کے کسی عمل کا حوالہ دیا گیا ہے۔ بلکہ اس کے جواز کے لئے صرف یہی دلیل کافی قرار دی گئی ہے۔ کہ کانگرس نے اس کا فیصلہ کر دیا ہے۔ پھر "عدم تشدد کے عقیدہ میں زندہ ایمان پیدا کرنے کی کوشش" کس قدر مضحکہ خیز ادعا ہے۔ تمام ہندوستان میں سوائے ان چند نام نہاد علماء کے شاید ہی کوئی ہو۔ جو اسلام اور گاندھی جی کے فلسفۂ عدم تشدد میں کوئی مناسبت پاتا ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اور تاریخ اسلام کا ہر ورق اس خیال کی تردید کر رہا ہے۔ اور صاف بتا رہا ہے۔ کہ اسلام ہر حال میں عدم تشدد کا قائل نہیں۔ اور اسلامی شریعت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے کوئی شخص گاندھی جی کے پیش کردہ عدم تشدد کو درست نہیں سمجھ سکتا۔

"جمعیۃ العلماء" کے اس قسم کے خیالوں کو جو محض گاندھی جی کی تقلید میں کئے گئے اگر پیش نظر رکھا جائے۔ تو ان علماء کا محض نقال ہونا ثابت ہوتا ہے۔ افسوس یہ لوگ نہ تو اپنی عقل سے کام لیتے ہیں۔ اور نہ ہی علم استعمال کرتے ہیں۔ اس وجہ سے چونکہ قرآن شریف اور احادیث رسول کریم میں اپنی راہ نمائی کے لئے کچھ نہیں نظر آتا اس لئے گاندھی جی کی تقلید میں اپنی کامیابی تلاش کر رہے ہیں۔ کس قدر عبرت کا مقام ہے۔ کہ ان لوگوں نے امام وقت کا انکار کیا۔ اس امام کا جسے خدا تعالے نے اس زمانہ میں ہدایت اور رہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج یہ لوگ ایسی مضحکہ خیز پوزیشن میں ہیں۔ کہ ایک غیر مسلم کی اندھا دھند پیروی کے لئے مجبور ہیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان - ۷/ صلح ۱۳۲۰ ہش حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو شکم اور انتڑیوں میں تکلیف ہے۔ نیز چکروں کی شکایت ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لاہور سے واپس تشریف لے آئی ہیں۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد یار صاحب عارف کو لائل پور میں اور گیانی واحد حسین صاحب کو چک ۵۶۵ میں بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے۔

اہلیہ صاحبہ میاں بڈھا صاحب سکنہ موسیوالہ ضلع سیالکوٹ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں۔ بعمر ۷۰ سال کل وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون آج ان کی نعش یہاں لائی گئی۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کی گئیں۔ بلندی درجات کے لئے دعا کی جائے۔

ضلع گورداسپور میں تبلیغ احمدیت کے شاندار نتائج

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے کے زیر انتظام ضلع گورداسپور میں تبلیغ احمدیت کے لئے جو کوشش گزشتہ ایک سال میں کی گئی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس کے نہایت شاندار نتائج رونما ہوئے۔ چنانچہ ایک مختصر سی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۲۸۔ دسمبر ۱۹۳۹ء سے ۲۵/ دسمبر ۱۹۴۰ء تک ضلع گورداسپور میں قریباً ۱۲ سو اصحاب نے بیعت کی۔ سات ایسے دیہات میں احمدی ہوئے۔ جہاں پہلے کوئی احمدی نہ تھا۔ چالیس کے قریب پرانی جماعتوں میں نئے اشخاص نے بیعت کی۔ جن سے ان جماعتوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ اور دس جماعتوں کی تعداد دوگنی ہوگئی۔

اس صیغہ کے مہتمم دعوۃ عامہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ہیں۔ ان کے موضع اٹھوال کے جلسہ میں تشریف لے جانے پر ایک دن میں ایک سو چار اصحاب نے بیعت کی۔ ۲۴۴ مقامات پر جلسے کئے گئے۔ ۱۶۴ تبلیغی وفود مختلف علاقوں میں بھیجے گئے۔ ان وفود میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے صاحبزادگان مرزا حمید احمد صاحب۔ مرزا مبشر احمد صاحب اور مرزا مجید احمد صاحب بھی شامل تھے۔ مرزا مجید احمد صاحب کے وفد کے ذریعہ موضع ماڑی بوچیاں میں پندرہ دن کے عرصہ میں بیس اصحاب نے بیعت کی۔

دیگر اضلاع میں بھی احباب کو ایک نظام کے ساتھ تبلیغ کا کام کرنا چاہئے۔

میاں محمد صاحب مکی۔ احمدی کی وفات

مستری میاں محمد صاحب جو موضع چمکنی ضلع پشاور کے رہنے والے تھے اور ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں داخل ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایام حیات میں کئی دفعہ قادیان جاتے رہے۔ وہ ایک عالم اور اچھے شاعر اور باخبر شخص تھے۔ اختلاف واقع ہونے پر انہوں نے غیر مبایعین کا ساتھ دیا۔ مگر سال رواں میں قاضی محمد یوسف صاحب کی تحریک سے خود معہ اپنے فرزند محمد یعقوب صاحب اور زوجہ کے خلافت ثانی کی تجدید بیعت کی۔ اسوقت ان کی عمر قریباً ۷۵ سال تھی۔ تاہم وہ ایک مقامی مدرسہ میں مدرس تھے۔ اور اکثر جمعہ کے دن آیا کرتے تھے۔ ہفتہ کی صبح چائے پی۔ ناشتہ کیا اور مدرسہ جانے کی نیت سے چارپائی سے اٹھنا چاہا۔ کہ سینہ میں تکلیف محسوس کی۔ کلمہ شہادت اور لاحول پڑھتے ہوئے پھر لیٹ گئے اور روح جسد عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۱۴/ دسمبر ۱۹۴۰ء بوقت صبح وفات پائی۔ اور ۱۵/ دسمبر ۱۱ بجے دن احمدیہ قبرستان میں سپرد خاک ہوئے۔ جنازہ پر احمدی۔ غیر احمدی اور بعض غیر مبائع بھی تھے۔ جنازہ قاضی محمد یوسف صاحب نے پڑھایا۔ — احباب سے درخواست ہے کہ [illegible] جنازہ [illegible] پڑھیں۔ سیکرٹری [illegible] پشاور

گذشتہ سالوں میں سے ایک دو سال کا چندہ دینے والے ساتویں سال میں شامل ہو سکتے ہیں

بلکہ گذشتہ سالوں کی کمی کو بھی پورا کر سکتے ہیں

آج دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید میں قادیان کے دو ایسے دوست تشریف لائے۔ جنہوں نے سال اول اور دوم کا چندہ تو اپنے وقت پر ادا کر دیا تھا۔ مگر اس کے بعد مالی کمزوری کی وجہ سے کسی سال کے چندہ میں شریک نہ ہو سکے۔ ان کے دل میں یہ دکھ اور تکلیف تھی۔ کہ کاش ہم بھی اس مبارک تحریک میں شامل ضرور ہوتے۔ اب ان کے ایمان و اخلاص نے انہیں مجبور کر دیا۔ کہ خواہ مزید تنگی سے گزارہ کرنا پڑے وہ تحریک جدید میں ضرور شامل ہوں گے۔ چنانچہ ان میں سے ایک دوست نے سال اول تا سال دہم اضافہ کے ساتھ ۵۲/۱۳ کا وعدہ کیا۔ جس میں سے دس روپے ادا ہیں۔ بقیہ رقم باقساط ادا کرنے کا اقرار کیا۔ اور پہلی قسط داخل کر دی۔ اس طرح وہ دس سال کی میعاد ختم ہونے سے قبل اپنا حساب بے باق کر لیں گے۔

دوسرے دوست نے سال اول تا سال ہفتم ۳۶/۱۱ کا وعدہ دے کر ۵/۱ اسی وقت ادا کئے۔ اور ۱۰/۰ ان کے پہلے وصول تھے۔ باقی رقم جون ۱۹۴۱ء میں ادا کرنے کا وعدہ کیا احباب کو یاد رہنا چاہئے کہ وعدے کی ادائیگی قسط وار کی جا سکتی ہے۔ یکمشت ادا کرنے کی شرط نہیں ہے۔

اس بیان سے غرض یہ ہے کہ وہ لوگ جو گذشتہ چھ سالوں میں سے ایک۔ دو یا اس سے زیادہ سالوں کا چندہ دے چکے ہیں۔ اور ان کا ایک دو سال کا باقی رہتا ہے۔ ان کو ساتویں سال میں شامل ہونے کی اجازت ہے۔ کیونکہ ان کا وقت پر شامل نہ ہونا معذوری کی وجہ سے تھا۔ جب اللہ تعالےٰ نے ان کی معذوری دور کر دی۔ یا ان کا ایمان اتنا بڑھ گیا۔ کہ تحریک جدید کی اہمیت اور اس کے اعلےٰ فوائد کے پیش نظر انہیں اپنی ضروریات حقیر نظر آنے لگیں۔ اور وہ ان کو قربان کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے رستہ میں اپنا مال قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور اس طرح اس کی رضا کے طالب ہوئے۔ پس ایسے احباب کے لئے اب موقعہ ہے۔ کہ وہ ساتویں سال کا وعدہ اپنے امام کے حضور پیش کریں۔ بلکہ گزشتہ سالوں کی کمی کو بھی پورا کر لیں۔ مگر یہ شمولیت قادیان کے لئے صرف ۸/ جنوری ۱۹۴۱ء تک ہے۔ اس کے بعد قادیان والوں کی میعاد ختم ہو جائے گی۔ بیرونی جماعتوں کو یاد رہے کہ وہ اپنے وعدوں کی مکمل فہرستیں زیادہ سے زیادہ ۱۸/ جنوری ۱۹۴۱ء کو اپنے مقامی ڈاک خانہ میں ڈال دیں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

شکریۂ احباب اور درخواست دعا

مکرمی معظمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل قادیان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نئے سال کی تقریب پر اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے گورنمنٹ عالیہ نے مجھے "خان بہادر" کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ اس پر مجھے بہت سے احمدی بھائیوں نے مبارکباد کے خطوط و تار ارسال کئے ہیں۔ چونکہ میں بوجہ مصروفیت کام سرکاری فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں۔ اس لئے آپ اخبار میں شائع کر دیں۔ کہ میں ان جملہ احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور عرض کرتا ہوں۔ کہ میرے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کریں۔ کہ جس طرح اس مولا کریم نے مجھے دنیاوی نعماء سے نوازا ہے۔ اسی طرح مجھے اخروی نعماء سے بھی نوازے اور ایسے اعمال بجا لانے کی توفیق دے۔ کہ جن سے وہ راضی ہو۔

بندہ صاحب خان نون (خان بہادر) ڈپٹی کمشنر

جلسۂ اعظم مذاہب میں حضرت مسیح موعودؑ کا مضمون سب سے بالا رہا

آج سے ۴۴ سال قبل ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو اسلامیہ کالج لاہور میں ایک جلسۂ اعظم مذاہب منعقد ہوا۔ جس میں پانچ سوالوں کے جواب میں مشہور مذاہب کے علماء متکلمین نے اپنے اپنے مذہب کی نمائندگی کرتے ہوئے جوابات پیش کئے۔ اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ان سوالات کے جواب رقم فرمائے۔ اور پیشتر اس کے کہ جلسہ شروع ہو۔ حضور علیہ السلام نے ”سچائی کے طالبوں کے لئے ایک عظیم الشان خوشخبری“ کے زیر عنوان ۲۱ دسمبر ۱۸۹۶ء کو اشتہار شائع کیا۔ جس میں اپنے مضمون کی نسبت خدا کی طرف سے علم پاکر یہ پیشگوئی کی۔ کہ:-

”مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے۔ کہ یہ وہ مضمون ہے۔ جو سب پر غالب آئے گا۔ اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے۔ جو دوسرے بشرطیکہ حاضر ہوں۔ اور اول سے آخر تک سنیں۔ شرمندہ ہو جائیں گے۔ اور ہرگز قادر نہیں ہوں گے۔ کہ اپنی کتابوں کے یہ کمال دکھلا سکیں۔ خواہ وہ عیسائی ہوں۔ خواہ آریہ۔ خواہ سناتن دھرم والے یا کوئی اور۔ کیونکہ خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے۔ کہ اس روز اس پاک کتاب کا جلوہ ظاہر ہو۔“

آخر جب جلسہ شروع ہوا۔ اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مضمون مقررہ سوالوں کے جواب میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھا۔ تو وہ مقررہ وقت میں ختم نہ ہو سکا۔ مگر حاضرین نے اس کی نسبت اس قدر دلچسپی ظاہر کی۔ اور اسے مکمل طور پر سننے کے لئے اس قدر اصرار کیا کہ منتظمین جلسہ کو اس مضمون کی خاطر جلسہ کے تین دن ختم ہونے کے بعد ایک دن اور بڑھانا پڑا۔ چونکہ یہ امر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شائع فرمودہ پیشگوئی کے پورے ہونے کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ اس لئے مخالفین اس کا انکار کر دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے ”اہلحدیث“ ۲۰ دسمبر ۱۹۴۰ء میں اس واقعہ کو ”محض جھوٹ ہے“ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:- ”یہ بھی جھوٹ ہے۔ کہ خاص مرزا صاحب کے مضمون کے لئے ایک روز کا اضافہ کیا گیا۔“ اس کذب کے اظہار کے لئے رپورٹ مذکورہ سے چند فقرات ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں:-

”چوتھا اجلاس بروز منگل بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء۔ آج ہمارا آخری اجلاس تھا۔ مختلف فرقوں کی طرف سے عام طور پر درخواست ہونے لگی۔ کہ ان کے وکلاء کو تقریر کا موقعہ دیا جائے۔ لیکن موجودہ حالات کے ماتحت ان درخواستوں پر کاربند ہونا محالات سے تھا۔ تاہم جس قدر تقریریں ضروری تھیں۔ انکے لئے بھی روزمرہ کے اوقات پورے نہ تھے۔ اس لئے مناسب یہی سمجھا گیا۔ کہ کارروائی ساڑھے نو بجے صبح کے شروع ہو۔ رپورٹ جلسہ اعظم ص ۱۷۱“

یہ عبارت صاف بتا رہی ہے۔ کہ چوتھا روز (۲۹ دسمبر) جلسہ کے ایام میں داخل تھا جو مختلف بقایا تقریروں کے لئے دیا گیا اس لئے یہ کہنا۔ کہ خاص مرزا صاحب کی تقریر کے لئے ایک دن بڑھایا گیا۔ محض جھوٹ ہے!

اس بارے میں ہماری گزارش یہ ہے کہ جلسہ اعظم مذاہب کا چوتھا دن محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مضمون کی خاطر بڑھایا گیا تھا۔ لیکن اس کا بہت سا حصہ چونکہ پہلے سنایا جا چکا تھا۔ اس لئے اس کے ختم ہونے کے لئے سارے دن کی ضرورت نہ تھی۔ اس لئے کچھ وقت ان لیکچراروں کے لئے بھی رکھ دیا گیا۔ جنہوں نے چوتھے دن کے اعلان پر اپنی تقریروں کے لئے درخواست کی تھی۔ اس کے ثبوت میں ہم وہی رپورٹ پیش کرتے ہیں۔ جس کا مولوی ثناء اللہ صاحب نے حوالہ دیا ہے۔ چنانچہ رپورٹ مذکور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مضمون سے لوگوں کی دلچسپی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

”پنڈت گوردھن داس صاحب کی تقریر کے بعد نصف گھنٹہ کا وقفہ تھا۔ لیکن چونکہ بعد از وقفہ ایک نامی وکیل اسلام کی طرف سے تقریر کا پیش ہونا تھا۔ اس لئے اکثر شائقین نے اپنی اپنی جگہ کو نہ چھوڑا ڈیڑھ بجنے میں ابھی بہت سا وقت رہتا تھا۔ کہ اسلامیہ کالج کا وسیع مکان جلد جلد بھرنے لگا۔ اور چند ہی منٹوں میں تمام مکان پُر ہو گیا۔ اس وقت کوئی سات اور آٹھ ہزار کے درمیان مجمع تھا۔ مختلف مذاہب و ملل اور مختلف سوسائٹیوں کے معتدبہ اور ذی علم آدمی موجود تھے۔ ...... مصنف تقریر اصالتاً تو شریک جلسہ نہ تھے لیکن خود انہوں نے اپنے ایک شاگرد خاص جناب مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی مضمون پڑھنے کے لئے بھیجے ہوئے تھے۔ اس مضمون کے لئے اگرچہ کمیٹی کی طرف سے صرف دو گھنٹے ہی تھے۔ لیکن حاضرین جلسہ کو عام طور پر اس سے کچھ ایسی دلچسپی پیدا ہو گئی۔ کہ موڈریٹر صاحبان نے نہایت جوش اور خوشی کے ساتھ اجازت دی۔ کہ جب تک یہ مضمون ختم نہ ہو تب تک کارروائی جلسہ کو ختم نہ کیا جائے ان کا ایسا فرمانا عین اہل جلسہ اور حاضرین جلسہ کی منشاء کے مطابق تھا کیونکہ جب وقت مقررہ گزرنے پر مولوی ابو یوسف مبارک علی صاحب نے اپنا وقت بھی اس مضمون کے ختم ہونے کے لئے دیدیا تو حاضرین اور موڈریٹر صاحبان نے ایک نعرہ خوشی سے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ کی کارروائی ۴½ بجے ختم ہو جانی تھی۔ لیکن عام خواہش کو دیکھ کر کارروائی جلسہ ۵½ بجے کے بعد تک جاری رکھنی پڑی کیونکہ یہ مضمون قریباً چار گھنٹہ میں ختم ہوا۔ اور شروع سے اخیر تک یکساں دلچسپی و مقبولیت اپنے ساتھ رکھتا تھا۔“ (رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب ص ۷۹-۸۰)

۲۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مضمون کا ایک حصہ سنایا گیا۔ اور مقررہ وقت ختم ہو گیا تو اس موقعہ کی کیفیت کا ذکر یوں کیا گیا ہے۔

”اگرچہ اس مضمون کے ختم ہوتے ہوتے شام کا وقت قریب آ گیا۔ لیکن یہ ابھی پہلے سوال کا جواب تھا۔ اس مضمون سے حاضرین جلسہ کو بلا استثناء احدی و دیگر ایسی دلچسپی ہو گئی۔ کہ عام طور سے ایگزیکٹو کمیٹی سے استدعا کی گئی۔ کہ کمیٹی اس جلسہ کے چوتھے اجلاس کے لئے انتظام کرے۔ جس میں باقی سوالات کا جواب سنایا جائے۔ کیونکہ حسب اعلان ایگزیکٹو کمیٹی جلسہ کے تین ہی اجلاس ہونے تھے۔ اور تیسرے اجلاس کے سپیکر پہلے ہی سے مقرر ہو چکے تھے۔ جلسہ کے دن بڑھانے کے لئے موڈریٹر صاحبان کی خاص رضامندی تھی۔ علاوہ ازیں سناتن دھرم کی طرف سے اور آریہ سماج کی طرف سے بھی استدعا تھی۔ کہ ان کی طرف سے اور زیادہ ریپریزنٹیشن ہو... ... مضمون ۵½ بجے ختم ہوا۔ جس پر ذیل کے الفاظ میں میر مجلس نے آج کے اجلاس کی کارروائی ختم کی۔

میرے دوستو ... میں آپ کو مژدہ دیتا ہوں کہ آپ کے اس فرط شوق اور دلچسپی کو دیکھ کر جو آپ نے مضمون کے سننے میں ظاہر کی اور خصوصاً موڈریٹر صاحبان اور دیگر عمائد و رؤسا کی خاص فرمائش سے ایگزیکٹو کمیٹی نے منظور کر لیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے بقیہ حصہ مضمون کے لئے وہ چوتھے دن اپنا آخری اجلاس کرے۔“ (رپورٹ مذکور ص ۱۳۹)

۳۔ نیز رپورٹ مذکور میں لکھا ہے:-

”چوتھے دن کے اعلان پر عام خواہش مختلف سپیکروں کی طرف سے ہوئی۔ کہ انہیں بھی بولنے کا موقعہ دیا جائے۔“ (ص ۱۴۱)

۴۔ ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مضمون کے ختم ہونے کے متعلق رپورٹ میں لکھا ہے۔

”حضرت مرزا صاحب کی تقریر کے ختم ہونے سے پہلے ہی مقررہ وقت تقریر ختم ہو چکا تھا۔ لیکن اختتام وقت پر حضار جلسہ ایک طرف اور موڈریٹر صاحبان دوسری طرف اس بات پر زور دیتے تھے۔ کہ تقریر کے ختم ہونے کے لئے وقت بڑھایا جائے۔ جس پر پریسیڈنٹ ایگزیکٹو کمیٹی نے نہایت خوشی سے ازدیادی وقت کی اجازت دے کر ہزاروں دلوں کو خوش کیا۔“ (ص ۲۰۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کے متعلق قبل از وقت جو اعلان فرمایا۔ اس میں لکھ دیا تھا۔ کہ ”مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے۔ کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا۔“

جلسہ مذاہب کی رپورٹ کے مندرجہ بالا اقتباسات حرف بحرف اس پیشگوئی کی تصدیق کر رہے ہیں۔ اور یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا بہت بڑا نشان ہے۔

مسئلہ خلافت پر غیر مبایعین کے اعتراضات کے جوابات

(۱)

قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے مندرجہ بالا عنوان سے جلسہ سالانہ پر جو تقریر کی اور جس میں اُنہوں نے کچھ اور اضافہ کر دیا ہے۔ اس کی پہلی قسط درج ذیل کی جاتی ہے۔

پیشتر اس کے کہ میں غیر مبایعین کے اعتراضات پیش کر کے ان کے جوابات دوں۔ یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ نبوت کے بعد اللہ تعالےٰ کی سب سے بڑی نعمت خلافت ہے جس کا وعدہ اللہ تعالےٰ نے سورہ نور میں امت محمدیہ کو دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ مومنوں کو خلافت کی نعمت سے متمتع کرنے کا وعدہ فرماتے ہوئے خلافت کی دو غرضیں بیان فرماتا ہے اول لیمکننّ لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم۔ کہ خدا تعالےٰ خلفا کے ذریعہ ان کے دین کو مضبوطی سے لوگوں کے قلوب میں راسخ کر دے۔ دوسری غرض یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ لیبدلنھم من بعد خوفھم امناً۔ کہ دین کے متعلق پیش آمدہ خطرات کو دور کر کے ان کے لئے امن وسکون کی حالت پیدا کرے۔ تا وہ اپنے دین پر بلا خوف قائم رہ سکیں۔

جماعت احمدیہ میں خلافت

اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال فضل ورحم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر اسی وعدہ کے مطابق جماعت احمدیہ کو نوازا۔ اور جماعت نے اس وعدہ ربانی کے مطابق حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ تسلیم کیا۔ اور آپ کی خلافت پر تمام جماعت کا اجماع ہوا۔ حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد ۶ سال تک مسند آرائے خلافت رہے۔ آپ کی وفات پر جماعت احمدیہ کی بہت بڑی اکثریت نے حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کو خلیفہ ثانی تسلیم کیا۔ مگر بدقسمتی سے اسوقت جماعت کے ایک قلیل طبقہ نے آپ کو خلیفۃ المسیح قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور یوں جماعت میں افتراق کی بنیاد ڈال کر آپ کی خلافت پر اعتراض کرنے لگے۔

خلافت کا انکار

عجیب بات ہے۔ کہ ان لوگوں نے نہ صرف خلافت ثانیہ پر ہی اعتراضات کا سلسلہ جاری کر دیا بلکہ ۶ سال تک حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ کو خلیفۃ المسیح تسلیم کرنے کے باوجود بڑی جسارت سے یہ کہنا بھی شروع کر دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد شخصی خلافت نہیں چل سکتی بلکہ صرف انجمن ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشین ہے۔ (ملاحظہ ہو مضمون مولوی محمد علی صاحب چند کھلی کھلی باتیں پیغام صلح ۲۔ اپریل ۱۹۱۴ء)

خدا کس کے ساتھ ہے

اگرچہ یہ افتراق تکلیف دہ ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ نے اس افتراق کی بھی پیش از وقت خبر دے کر اسے سلسلہ احمدیہ کے منجانب اللہ ہونے پر ایک عظیم الشان نشان بنا دیا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے قبل از وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آگاہ فرمایا کہ "خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کا ہوگا پس یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے۔"

اس الہام میں بتایا گیا ہے کہ پھوٹ پڑنے پر جماعت احمدیہ جو ایک ہی حقیقی اور واحد مسلمان جماعت ہوگی دو فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ اور دونو فرقوں میں سے اللہ تعالےٰ کی معیت صرف ایک فرقہ کے ساتھ ہوگی۔ اب یہ امر ظاہر ہے۔ کہ جس فرقہ کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی معیت ہو وہی حق پر ہوگا۔ اب میں آسمانی شہادت سے بتاتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت ثانیہ سے وابستگی رکھنے والی جماعت ہی حق پر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک الہام کے ذریعہ یوں خطاب کرتا ہے۔

انی معک ومع اھلک ومع من احبّک کہ اے میرے مسیح موعود میں تیرے اور تیرے اہل کے اور ان لوگوں کے ساتھ ہوں جو تجھ سے محبت رکھیں۔

پہلے الہام نے بتایا کہ خدا جماعت احمدیہ کے دو فریق میں سے ایک کے ساتھ ہوگا۔ اس دوسرے الہام نے بتا دیا کہ خدا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل کے ساتھ ہوگا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام اہل بیت کا تعلق اس جماعت سے ہے۔ جو خلافت ثانیہ کے دامن سے وابستہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت میں سے ایک فرد بھی غیر مبایعین کے گروہ سے تعلق نہیں رکھتا۔ پس یہ ایک آسمانی شہادت ہے۔ اس الہام کا سیاق بتاتا ہے۔ کہ اسجگہ اہل کے لفظ سے جماعت احمدیہ کے نیک لوگ مراد نہیں۔ کیونکہ ان کا ذکر کلام کے اگلے حصہ مع من احبّک میں موجود ہے۔

مبشر اولاد پر اعتراض کرنے والے

اگر کوئی یہ کہے کہ نوح علیہ السلام کے ایک جسمانی بیٹے کو خدا نے ان کے اہل سے خارج قرار دیا ہے۔ لہٰذا خلیفۃ المسیح الثانی (معاذ اللہ) مسیح موعود علیہ السلام کے اہل سے نہیں۔ تو ایسے شخص کے جواب کیلئے اول تو میں یہ کہوں گا۔ کہ پھر ایسے لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام اہل بیت اور آپ کی پاکیزہ اور مبشر اولاد کو اہل سے خارج قرار دینا پڑے گا اور الہام کو غلط ماننا پڑے گا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام اہل بیت انہی عقائد کے قائل ہیں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے عقائد ہیں۔ ماسوا اس کے ایسا کہنا خود غیر مبایعین کے مسلمات کے بھی خلاف ہے چنانچہ اختلاف پیدا ہونے پر ۱۹۱۴ء میں پیغام صلح میں شائع ہو چکا ہے۔ کہ "اس میں کس ایماندار کو کلام ہے۔ کہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب خدا کے مامور اور برگزیدہ کے فرزند صاحب علم صاحب عفت صالح اور نہایت نیک اطوار ائمۃ الہدیٰ ہونے کے ہر طرح قابل ہیں۔ یہ سب فرزند بلاشبہ روحانی اور جسمانی دونو معنوں کے رو سے حضرت مسیح موعود کی آل ہیں۔ اور ان اللہ معک ومع اھلک کے الہام کے پورے طور پر مصداق ہیں۔

پیارے ناظرین ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم حضرت صاحبزادہ کو اپنا ایک بزرگ ملجا و ماویٰ سمجھتے ہیں۔ اور ان کی پاکیزگی روح بلندی فطرت اور علو قدر اور روشن ضمیری اور سعادت جبلی کو مانتے ہیں۔ اور دل سے ان سے محبت رکھتے ہیں۔ واللہ علی ما نقول شہید اعتقاد میں فرق ہونے کی وجہ سے ہم ان سے بیعت نہیں کر سکتے۔"

حضرت مسیح موعود ؑ کی اپنی اولاد کے متعلق بشارتیں

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی اولاد کی شان میں فرماتے ہیں۔

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد

میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے

ہر وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان بشارات کو منجانب اللہ یقین کرتا ہے۔ کبھی آپ کی اس مبشر اولاد کے خلاف زبان طعن دراز کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

اعتراضات کے رد میں آسمانی شہادت

اللہ تعالےٰ چونکہ جانتا تھا۔ کہ ایک ایسا وقت آئے گا۔ جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت پر بعض لوگ زبان طعن دراز کریں گے۔ سو اس نے پہلے ہی ان اعتراضات کی مدافعت کا سامان اپنی مقدس وحی میں فرما دیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت کے متعلق فرماتا ہے "انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا کہ اے اہل بیت مسیح موعود بجز اسکے اور کوئی ارادہ ہی نہیں کہ رجس (اعتراضات وبہتانات) کو تم سے دور رکھے اور تمہاری کامل تطہیر دنیا پر ظاہر کر دے یہی مقدس وحی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کو مقدس ومطہر ثابت کرنے کیلئے نازل فرمائی جبکہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر ناپاک بہتان لگایا گیا۔ پس یہ آسمانی شہادت ان تمام اعتراضات کا جواب ہے جو غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت پر عموماً اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر خصوصاً کرتے رہتے ہیں۔

موعود خلیفہ

حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی شخصیت وہ شخصیت ہے۔ جن کی خلافت کی خبر خود خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنا ایک کشف یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے۔ جس کا نام محمودؔ ہے۔ ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی۔ اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا پایا۔ کہ محمودؔ۔ تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا۔ جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔" (تریاق القلوب ص۴۲)

اس کشف میں سیدنا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا نام مسجد کی دیوار پر دکھایا جانا بجز اس کے کوئی معنی نہیں رکھتا کہ آپ ایک وقت جماعت احمدیہ کے امام ہوں گے۔ کیونکہ علم تعبیر الرؤیا کے مطابق دیوار سے مراد امام ہوتا ہے۔ اور مسجد سے مراد جماعت۔ چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس کشف کا یہی مفہوم سمجھا۔ اسی لئے آپ نے سبز اشتہار کے حاشیہ پر تحریر فرمایا:۔

"دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین ونبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا ان کی اقتدار و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خدا تعالےٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں .... اور دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالےٰ دوسرا بشیر بھیجے گا۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا۔ کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا یخلق ما یشاء۔"

یہ تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بیٹے "محمود احمد" کی پیدائش سے پہلے لکھی۔ اور بتایا کہ وہ دوسری قسم کی رحمت کی تکمیل کرے گا۔ یعنی وہ ولی۔ امام اور خلیفہ ہوگا۔

اسی ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے الہامی موعود کے متعلق جس کی خبر دوبارہ سبز اشتہار میں دی گئی ہے۔ سراج منیر ص۳۱ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا۔ اور اس کا نام محمودؔ رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت پر سبز ورق کے اشتہارات شائع کئے گئے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا۔ اور اب نویں سال میں ہے"

پھر اسی سبز اشتہار والی پیشگوئی کا ذکر فرماتے ہوئے تریاق القلوب ص۴۲ پر فرماتے ہیں

"محمود جو میرا بیٹا ہے۔ اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور نیز یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا پیشگوئی کی گئی تھی۔ اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا تھا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمودؔ رکھا جائے گا۔ .... پھر جبکہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہار کامل درجہ پر پہونچ گئی۔ اور مسلمانوں۔ عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی فرقہ باقی نہ رہا جو اس سے بے خبر ہو۔ تب خدا تعالےٰ کے فضل و رحم سے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ بروز شنبہ محمودؔ پیدا ہوا۔"

اس کے بعد حقیقۃ الوحی ص۳۶۰ میں جو آپ کی آخری کتب میں سے ہے۔ اور ۱۹۰۷ء میں شائع ہوئی۔ پھر اسی پیشگوئی کا ذکر کرکے اس کے پورا ہونے کی خبر دے کر فرماتے ہیں۔ کہ میرا وہ لڑکا اب سترھویں سال میں ہے

پس ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کی پیشگوئی کا مصداق محمودؔ احمد جسے الہام اپنے کاموں میں اولوالعزم قرار دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق جب مسند آرائے خلافت ہوا۔ تو افسوس کہ بعض اپنوں میں سے ہی آپ کی خلافت کے منکر ہو کر برسرپیکار ہوگئے۔

چونکہ غیر مبایعین حیلوں اور بہانوں سے ان آسمانی شہادتوں کو رد کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے میں علمی بحث کے ذریعہ بھی ان پر اتمام حجت کرتا ہوں۔

غیر مبایعین کے اعتراضات

غیر مبایعین کے تمام اعتراضات خلافت پر یہ ہیں۔ اولؔ:۔ الوصیت میں شخصی خلافت کے متعلق کوئی وصیت نہیں۔ لیکن مرزا محمود احمد صاحب شخصی خلافت کے مدعی ہیں۔ دومؔ:۔ بموجب الوصیت اصل جانشین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انجمن ہے۔ اور اس کا اجتہاد قطعی ہے۔ وہی مطاع ہے۔ خلیفہ اگر ہو تو وہ انجمن کا محکوم ہوگا نہ کہ مطاع و حاکم۔ لیکن میاں محمود احمد صاحب انجمن کو مطیع اور خلیفہ کو مطاع قرار دیتے ہیں۔ سومؔ:۔ میرزا محمود احمد صاحب کی خلافت باقاعدہ اجلاس میں انجمن کے مشورہ سے مقرر نہیں ہوئی۔ چہارمؔ:۔ آیت استخلاف کے ماتحت خلافت راشدہ کی طرح کی کوئی خلافت مسیح موعودؑ کے بعد جائز نہیں۔ کیونکہ خلفائے راشدین کی خلافت سیاسی خلافت تھی نہ روحانی۔ مرزا محمود احمد صاحب مسیح موعودؑ کے بعد سیاسی خلیفہ نہیں۔ پنجمؔ:۔ غیر ماموریں خلفاء کا منکر فاسق نہیں ہوسکتا۔ ششمؔ:۔ کسی شخصی خلیفہ کو شوریٰ کا اجتماعی فیصلہ رد کرنے کا اختیار نہیں ہوسکتا۔ لیکن میرزا محمود احمد صاحب کا عمل اس کے خلاف ہے۔ ہفتمؔ:۔ میرزا محمود احمد صاحب کے عقائد کے متعلق مسئلہ نبوت مسیح موعود و مسئلہ کفر و اسلام غلط ہیں۔ اس لئے یہ خلیفۃ المسیح نہیں ہوسکتے۔ ہشتمؔ:۔ بموجب الوصیت بیعت لینے والے لوگ ایک سے زیادہ ہوسکتے ہیں۔ یہ بیعت لینے والے لوگ احمدیوں سے بیعت لینے کا استحقاق نہیں رکھتے۔ لیکن میرزا محمود احمد صاحب پہلے احمدیوں کے لئے خلیفہ کی بیعت ضروری قرار دیتے ہیں۔ نہمؔ:۔ ہمیشہ کے لئے انجمن کے اختیارات خلیفہ کو دے دینا گدی نشینی بنانے کا موجب ہے۔ دہمؔ:۔ قادیان میں پیر پرستی کا دور دورہ ہے

الوصیت میں خلافت کا ذکر

سب سے پہلا اعتراض یہ ہے کہ الوصیت میں شخصی خلافت کا کوئی ذکر نہیں۔ اس اعتراض کے جواب میں عرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام الوصیت میں فرماتے ہیں:۔

"یہ خدا تعالےٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا۔ ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے۔ کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے۔ کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دیدیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھلاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جس کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھلاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہوگئے۔ اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہوگئے۔ تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا

اور اس وعدہ کو پورا کیا۔ جو فرمایا تھا۔ لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امناً یعنی خوف کے بعد ہم ان کے پیر جما دینگے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سو اے عزیزو جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا کہ مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی۔ غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وُہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور دوسری قدرت آ نہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا۔ تو پھر خدا دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہُوں۔ میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو۔ اور چاہیئے۔ کہ ہر صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں۔ تا دوسری قدرت آسمان پر سے نازل ہو۔ اور تمہیں دکھا دے۔ کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔"

ہر عقلمند ان تحریروں کو پڑھ کر صاف سمجھ سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنت اللہ کے مطابق سلسلہ احمدیہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرح کی خلافت قائم ہونے کے متعلق وصیت فرمائی ہے۔ ہاں اس کا نام اس لئے قدرتِ ثانی رکھا اور اسے آسمانی قدرت قرار دیا ہے کہ اس کے منکرین کو یہ احساس رہے کہ ہم جس امر کا انکار کر رہے ہیں۔ وُہ کوئی معمولی درجہ کی خلافت نہیں۔ بلکہ ایک عظیم الشان آسمانی نعمت ہے جس کا رد کرنا خدا تعالےٰ کی سراسر ناشکری ہے۔

اس بات کا ثبوت کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک قدرتِ ثانیہ سے مراد خلیفہ ہی تھی۔ اس سے بھی ملتا ہے۔ کہ آپ اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ صفحہ ۱۳۷ میں فرماتے ہیں۔" ثم یسافر المسیح الموعود او خلیفۃ من خلفائہ الیٰ ارض دمشق۔ کہ مسیح موعود خود۔ یا اس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کی سرزمین کی طرف جائے گا۔ یہ تحریر روز روشن کی طرح گواہ ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یقین تھا۔ کہ آپ کے بعد نہ صرف آپ کا ایک خلیفہ ہوگا۔ بلکہ کئی خلفاء ہوں گے۔ جن میں ایک حدیث کی اس پیشگوئی کو پورا کرے گا۔ جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ یہ پیشگوئی بھی پوری ہوچکی ہے۔

غیر مبایعین سے سوال

ماسوا اس کے ہم غیر مبایعین سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ اگر الوصیت میں شخصی خلافت کا ذکر نہ تھا۔ تو پھر چھ سال تک آپ لوگوں نے ایک شخصی خلیفہ کی خلافت کو کیوں تسلیم کیا۔ اور کیوں اخبارات سلسلہ میں یہ اعلان کرایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام (یعنی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان واقربا حضرت مسیح موعود بہ اجازت حضرت ام المؤمنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی۔ اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی معتمدین میں سے حسب ذیل احباب موجود تھے۔ مولانا حضرت مولوی محمد احسن صاحب جناب نواب محمد علی خان صاحب مولوی محمد علی صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب خلیفہ رشید الدین صاحب خاکسار (خواجہ کمال الدین) یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبروں کو لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح والمہدی کی خدمت بابرکت میں بذات خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کریں۔ (بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

پھر بدر کے اسی پرچہ میں وہ درخواست بھی درج ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے حضور ان الفاظ میں گزرانی گئی۔

مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں۔ کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نور الدین صاحب جو ہم سب میں اعلم اور اتقی ہیں۔ اور حضرت امام کے سب سے زیادہ مخلص اور قدیمی دوست ہیں۔ اور جن کے وجود کو حضرت امام علیہ السلام اسوہ حسنہ قرار فرما چکے ہیں جیسا کہ آپ کے شعر

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دین بودے
ہمیں بودے اگر ہر یک پر از نور یقین بودے

سے ظاہر ہے۔ کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں۔ اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔ بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء

اس کے نیچے جن اصحاب کے دستخط ہیں ان میں مولوی محمد علی صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ سید محمد حسین صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے نام بھی ہیں۔

اب اگر الوصیت میں خلافت کا ذکر نہ تھا۔ تو ان اصحاب نے کیوں حضرت مولانا نور الدین رضؓ کو حسب منشا الوصیت خلیفہ قبول کیا۔ اور تمام جماعت کے لئے آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنا ضروری قرار دیا۔

امتحانؔ لیکچر سیالکوٹ"

جیسا کہ احباب کو معلوم ہوگا "لیکچر سیالکوٹ" کا امتحان انشاء اللہ تعالےٰ ۱۹ صلح (جنوری) ۱۳۲۰ہش کو ہوگا۔ امتحان میں بہت تھوڑے دن باقی رہ گئے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ کئی ایک ایسی مجالس نے بھی جو گذشتہ امتحانات میں شریک ہوئیں تھیں۔ ابھی تک اسمار امیدواران کی فہرستیں نہیں بھیجیں۔ میں اس اعلان کے ذریعہ ان سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ عدم استقلال سے اپنی نیک نامی کو داغ نہ لگائیں۔ فوراً سنبھلیں اور دیگر تمام مجالس سے ملتمس ہوں کہ فرائض کی ادائیگی سے دوامی غفلت کوئی اچھا نتیجہ نہیں پیدا کرسکتی۔ اگر آپ سے گذشتہ امتحانات کے مواقع پر کوتاہی ہوگئی ہے۔ تو اب آپ کو اس کا احساس کرتے ہوئے بہت زیادہ بیداری کا ثبوت دینا چاہیئے

پس جملہ قائدین وزعماء کرام کا فرض ہے۔ کہ فوری طور پر اپنی جماعتوں میں امتحان ہذا میں شمولیت کی تحریک فرمائیں۔ اور کوشش کریں کہ جماعت کا ہر امتحان دینے کے قابل فرد اس میں شریک ہو۔ اور پھر جلد از جلد امیدواران امتحان کی مکمل فہرستیں بمعہ فیس داخلہ بحساب ایک پیسہ فی کس مرکز کو بھجوا دیں۔

خاکسار۔ مشتاق احمد باجوہ۔ مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اعلان نکاح

میری لڑکی عابدہ خانم کا نکاح بعوض ایک ہزار روپیہ مہر ڈاکٹر محمد احمد خاں ریلوے ہاسپٹل لاہور سے بتاریخ ۲۹ دسمبر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اعلان فرمایا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

خاکسار۔ عبد الغنی خاں کرک

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر جلسہ سالانہ ۴۰ء کے ایام میں بیعت کرنے والے اصحاب

احمدیت خدا تعالےٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے - یہ وہ باغ ہے - جس کا مقدس باغبان حی و قیوم اور قادر و مقتدر خدا ہے - انسانوں کے ہاتھ کے لگائے ہوئے پودے خشک ہو سکتے ہیں - لیکن یہ ناممکن ہے - کہ خدا تعالےٰ ایک باغ لگائے اور وہ اس کے پتوں کو خشک اور اس کے درختوں کو خزاں کا شکار ہونے دے - زمین و آسمان کا خدا عرش پر یہ ارادہ کر چکا ہے - کہ وہ احمدیت کو زندہ رکھے - احمدیت کو بڑھائے - اور احمدیت کو دن دونی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے - احرار نے اس جماعت حقہ کو کچلنے کے لئے ہر بد سے بدتر منصوبہ سوچا - اور ہر کوشش کو جامۂ عمل پہنایا - مگر دنیا جانتی ہے - کہ ان کے حصہ میں سوائے ناکامی و نامرادی کے کچھ نہ آیا - اسی طرح غیر مبایعین نے نور خلافت کو بجھانے کے لئے ہر قسم کی تدبیروں سے کام لیا - مگر خدا نے انہیں بھی ناکام و نامراد رکھا - اور وہ جماعت جو بتیس ۳۲ دانتوں میں زبان کی حیثیت رکھتی ہے اسے دشمنوں کے شرور اور مفاسد سے محفوظ رکھ کر خدا تعالےٰ نے حیرت انگیز ترقی عطا فرمائی - چنانچہ اس کے ثبوت میں جلسہ سالانہ ۴۰ء پر بیعت کرنے والے اصحاب کی فہرست پیش کی جاتی ہے - لوگ کہتے ہیں - کہ حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا کیا ثبوت ہے - ہم انہیں کہتے ہیں - وہ آئیں اور اس لسٹ پر نظر دوڑائیں - انہیں دکھائی دے گا - کہ ان میں سے ہر شخص جو احمدیت کی تعلیم کا شکار ہوا وہ احمدیت اور بانیٔ احمدیت کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہے -

نمبر	نام	مقام
۱	شیخ فضل احمد صاحب	امرتسر
۲	شیخ بشیر احمد صاحب	″
۳	اکبر علی شاہ صاحب	گجرات
۴	محمد عبد اللہ صاحب	گجرانوالہ
۵	سلطان احمد صاحب	سرگودھا
۶	صالح محمد صاحب	″
۷	رحمت خان صاحب	ملتان
۸	اللہ دتا صاحب	گجرات
۹	میاں محمد الدین صاحب	فیروزپور
۱۰	غلام علی صاحب	گجرات
۱۱	محمد فاضل صاحب	″
۱۲	محمد عالم صاحب	″
۱۳	نذیر احمد صاحب	″
۱۴	کرم دین صاحب	″
۱۵	محمد خان صاحب	″
۱۶	بشیر احمد صاحب	سیالکوٹ
۱۷	ابراہیم صاحب	گورداسپور
۱۸	عبد الکریم صاحب	″
۱۹	غلام محمد صاحب	گجرات
۲۰	نور احمد صاحب	سرگودھا
۲۱	سلطان احمد صاحب	گجرات
۲۲	عبد المجید صاحب	ملتان
۲۳	گل محمد صاحب	سرگودھا
۲۴	مہرو ″	″
۲۵	جیون ″	″
۲۶	محمد خان ″	گجرات
۲۷	اختر صاحب	دہلی
۲۸	چودہری محمد حسین ″	گجرانوالہ
۲۹	سالم صاحب	″
۳۰	علی محمد ″	″
۳۱	رحمت ″	″
۳۲	غلام کمیت خان ″	ہوشیارپور
۳۳	دین محمد صاحب	لاہور
۳۴	مبارک احمد ″	شیخوپورہ
۳۵	سردار خان ″	″
۳۶	غلام حسن ″	سرگودھا
۳۷	جمال الدین ″	لاہور
۳۸	بشیر احمد صاحب	گورداسپور
۳۹	رحمت اللہ ″	لائلپور
۴۰	اسماعیل ″	گورداسپور
۴۱	شیر محمد صاحب	جھنگ
۴۲	سلطان احمد صاحب	″
۴۳	محمد بخش صاحب	گورداسپور
۴۴	قاضی عبد الحمید صاحب عباسی	گجرانوالہ
۴۵	محمد خان صاحب	جہلم
۴۶	عبد الحکیم ″	گجرات
۴۷	حافظ راج دین صاحب	″
۴۸	دوست محمد صاحب	شیخوپورہ
۴۹	محمد صدیق صاحب	جالندھر
۵۰	بشیر احمد صاحب	جہلم
۵۱	رشید زمان خان ″	لکھنؤ
۵۲	محمد یعقوب صاحب	شیخوپورہ
۵۳	یوسف علی صاحب	شاہجہانپور
۵۴	مہر الدین صاحب	فیروزپور
۵۵	شہاب الدین ″	انبالہ
۵۶	چودہری سردار علی ″	منٹگمری
۵۷	محمد علی صاحب	شیخوپورہ
۵۸	احمد صاحب	″
۵۹	عبد الحمید صاحب	″
۶۰	محمد زمان صاحب	ہزارہ
۶۱	غلام احمد صاحب	جہانیاں
۶۲	میاں شاہزادہ اللہ صاحب	بارہ مولا کشمیر
۶۳	غلام یٰسین صاحب	″
۶۴	سردار محمد صاحب	گورداسپور
۶۵	محمد سلیم صاحب	لاہور
۶۶	کموں ″	جموں
۶۷	سردار صاحب	سیالکوٹ
۶۸	قدر دین ″	
۶۹	علی محمد ″	سرگودھا
۷۰	بشیر احمد ″	بہاولنگر
۷۱	محمد رفیق ″	سیالکوٹ
۷۲	چودھری غلام رسول	گجرانوالہ
۷۳	ارشاد احمد صاحب	گجرات
۷۴	عبد السبحان صاحب	ریاسی جموں
۷۵	محمد عارف صاحب	″
۷۶	مرزا مجید صاحب	دہلی
۷۷	غضنفر علی شاہ صاحب	لاہور
۷۸	نور محمد صاحب	جہلم
۷۹	دین محمد صاحب	لاہور
۸۰	غلام رسول صاحب	گورداسپور
۸۱	برکت علی صاحب	گجرات
۸۲	چودھری محمد اسلم صاحب	سیالکوٹ
۸۳	غلام احمد صاحب	ملتان
۸۴	علی محمد صاحب	لاہور
۸۵	فضل الٰہی صاحب	″
۸۶	غلام رسول صاحب	ملتان
۸۷	محمد صادق صاحب	گورداسپور
۸۸	علی محمد صاحب	ملتان
۸۹	اللہ دتا صاحب	گجرانوالہ
۹۰	مرزا خدا بخش صاحب	جھنگ
۹۱	احمد خان صاحب	سرگودھا
۹۲	محمد صادق صاحب	″
۹۳	غلام حیدر صاحب	″
۹۴	سلطان احمد صاحب	″
۹۵	غلام محمد صاحب	″
۹۶	فتح محمد صاحب	″
۹۷	سلطان احمد صاحب	″
۹۸	احمد بخش صاحب	ملتان
۹۹	اللہ لوک صاحب	سیالکوٹ
۱۰۰	فیض محمد صاحب	پشاور
۱۰۱	محمد شیر خان صاحب	بدایوں (دیوبی)
۱۰۲	سید غلام مصطفےٰ صاحب	بریلی
۱۰۳	لبھو صاحب	گورداسپور
۱۰۴	ماسٹر محمد صدیق صاحب	کشمیر
۱۰۵	عبد الرحمٰن خان صاحب	″
۱۰۶	ماسٹر عبد الکریم صاحب	″
۱۰۷	حیدر خان صاحب	″
۱۰۸	عبد السلام صاحب	گجرات
۱۰۹	فضل الٰہی صاحب	″
۱۱۰	شاہ محمد صاحب	گجرات
۱۱۱	لدھے خان صاحب	″
۱۱۲	دین محمد صاحب	گوجرانوالہ
۱۱۳	مولا بخش صاحب	سیالکوٹ
۱۱۴	شکر دین صاحب	گوجرانوالہ
۱۱۵	روشن دین صاحب	سیالکوٹ
۱۱۶	صلاح الدین صاحب	″
۱۱۷	چوہدری رحمت خان صاحب	گجرانوالہ
۱۱۸	محمد بشیر صاحب	شیخوپورہ
۱۱۹	حافظ شاہ محمد صاحب	″
۱۲۰	غلام احمد صاحب	″
۱۲۱	فضل کریم صاحب	لائلپور
۱۲۲	غلام نبی صاحب	سیالکوٹ
۱۲۳	تاج الدین صاحب	سیالکوٹ
۱۲۴	ہدایت اللہ صاحب	لائلپور
۱۲۵	نواب الدین صاحب	″
۱۲۶	جلال الدین صاحب	گورداسپور
۱۲۷	ملک محمد عبد اللہ صاحب	سیالکوٹ
۱۲۸	غلام حیدر صاحب	گوجرانوالہ
۱۲۹	غلام حیدر صاحب	سندھ
۱۳۰	عبد الحمید صاحب	لائلپور
۱۳۱	جلال الدین صاحب	گورداسپور
۱۳۲	محمد صدیق صاحب	ضلع منٹگمری
۱۳۳	لال الدین صاحب	گورداسپور
۱۳۴	غلام حیدر صاحب	امرتسر
۱۳۵	عبد الحمید صاحب	لاہور
۱۳۶	چودھری نصیر الدین ″	لائلپور
۱۳۷	چودھری لال الدین ″	سیالکوٹ
۱۳۸	احمد علی صاحب	منٹگمری
۱۳۹	عبد الغنی صاحب	لائلپور
۱۴۰	عبد الرحمٰن صاحب	لاہور
۱۴۱	غلام محمد صاحب	لائلپور
۱۴۲	سنھو صاحب	گورداسپور
۱۴۳	ملک بشیر احمد صاحب	ضلع شیخوپورہ
۱۴۴	جلال الدین صاحب	گورداسپور
۱۴۵	خیر الدین صاحب	″
۱۴۶	فضل حق صاحب	″
۱۴۷	غلام نبی صاحب	″
۱۴۸	فیروز الدین صاحب	سیالکوٹ
۱۴۹	مختار احمد صاحب	گورداسپور
۱۵۰	عبد اللہ صاحب	سیالکوٹ
۱۵۱	عبد اللطیف صاحب	امرتسر
۱۵۲	اللہ بخش صاحب	گورداسپور
۱۵۳	شکر دین صاحب	سیالکوٹ
۱۵۴	برکت بی بی صاحبہ	″
۱۵۵	محمد خان صاحب	″
۱۵۶	رحمت اللہ صاحب	″
۱۵۷	محمد اقبال صاحب	″
۱۵۸	محمد یعقوب صاحب	″
۱۵۹	محمد علی صاحب	″
۱۶۰	اکبر علی صاحب	″
۱۶۱	اصغر علی صاحب	″
۱۶۲	صغرا بیگم صاحبہ	″
۱۶۳	بیگم بی بی صاحبہ	″
۱۶۴	ایک صاحب	″
۱۶۵	علی محمد صاحب	امرتسر
۱۶۶	اللہ دتا صاحب	منٹگمری
۱۶۷	ظہور دین صاحب	سیالکوٹ
۱۶۸	عبد الغفور صاحب	جہلم
۱۶۹	محمد خان صاحب	″
۱۷۰	فقیر اللہ صاحب	ہزارہ
۱۷۱	اللہ بخش صاحب	گورداسپور
۱۷۲	عبد الرحمٰن صاحب	″
۱۷۳	بیگم بی بی صاحبہ	″
۱۷۴	مقبول عالم صاحب	″
۱۷۵	خورشید عالم صاحب	″
۱۷۶	محمد اسحاق صاحب	″
۱۷۷	خدیجہ بیگم صاحبہ	″
۱۷۸	وحید زمان صاحب	″
۱۷۹	بی بی صاحبہ	″
۱۸۰	منشی صاحب	″
۱۸۱	عبد الواحد صاحب	″
۱۸۲	حنیف احمد صاحب	″
۱۸۳	صدیق احمد صاحب	″
۱۸۴	محمد خان صاحب	″
۱۸۵	عالم خان صاحب	″
۱۸۶	امیر نساء صاحبہ	″
۱۸۷	مختار احمد صاحب	″
۱۸۸	عباد علی صاحب	″
۱۸۹	سائرہ بیگم صاحبہ	″
۱۹۰	محمد بوٹا صاحب	″
۱۹۱	محمد شفیع صاحب	لائلپور
۱۹۲	راجہ نذیر علی صاحب	″
۱۹۳	عبد الحمید خان صاحب	ہوشیارپور
۱۹۴	رحیم بخش صاحب	گورداسپور
۱۹۵	ایک صاحب	امرتسر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۶ جنوری۔ ٹوکیو ریڈیو کا بیان ہے کہ بلغاریہ اور جرمنی میں آج ایک معاہدہ پر دستخط ہوگئے ہیں۔ جس کے رو سے ۸ جنوری کو جرمن افواج بلغاریہ میں داخل ہو جائیں گی۔ کولمبیا سے بھی یہ خبر براڈکاسٹ کی گئی ہے کہ جرمن فوجیں بلغاریہ میں داخل ہونے والی ہیں جرمنی نے اسے ۲۴ گھنٹے کا الٹی میٹم دیا تھا۔ اور بلغاریہ نے اس کے مطالبات مان لئے ایک خبر ہے کہ مشرقی بلغاریہ پر روس نے قبضہ کر لیا ہے۔ مگر اس کی تصدیق ابھی نہیں ہوئی۔ ہاں یہ خبر مصدقہ ہے۔ کہ روسی بیڑہ بحیرہ اسود میں نقل و حرکت کر رہا ہے۔ جسے روسی مدبر محض ایک احتیاطی کارروائی سے تعبیر کرتے ہیں۔

نیویارک ۶ جنوری آج امریکن کانگرس کی اختتامی تقریر میں مسٹر روزویلٹ نے کہا۔ کہ برطانیہ کی حفاظت میں ہی امریکہ کی حفاظت ہے۔ مشرق بعید میں بھی برطانیہ ہی امریکہ کا ممد و معاون ہوسکتا ہے

واشنگٹن ۶ جنوری معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکن گورنمنٹ آئس لینڈ پر قبضہ کر کے اسے برطانیہ کو سامان جنگ سپلائی کرنے کا اڈہ بنانا چاہتی ہے۔ یہ جزیرہ پہلے آئس لینڈ کے قبضہ میں تھا۔

لنڈن ۶ جنوری۔ حکومت برطانیہ نے ہوائی حملوں سے نقصانات کی تلافی کی سکیم میں توسیع کر دی ہے۔ اب جس کو بھی ہوائی حملہ سے نقصان ہو اسے معاوضہ یا پنشن دی جائے گی۔ جسمانی نقصان کے معاوضہ کی شرح بڑھا دی گئی ہے۔ برطانیہ میں اب خرید پر بھی ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ جس سے اخراجات زندگی میں ۲۵ فیصدی اضافہ ہوگا۔

ٹوکیو ۶ جنوری وشی گورنمنٹ کا ایک خاص نمائندہ آج یہاں پہنچا۔ اور جاپان کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ جو چار گھنٹے تک جاری رہی۔ تفاصیل کے متعلق کوئی سرکاری اعلان نہیں کیا گیا۔

لنڈن ۶ جنوری۔ آج صبح جاپانی بیڑے کے ہوائی جہازوں نے چین برما روڈ پر خوب بمباری کی۔ ایک اہم پل کو بھاری نقصان پہنچا۔

قاہرہ ۶ جنوری۔ شاہ فاروق والئے مصر نے باردیا کی فتح پر جنرل کمانڈر جنرل ویول کو پیغام تہنیت ارسال کرتے ہوئے اسے بینظیر کامیابی قرار دیا ہے۔ اس وقت تک ستر ہزار اطالوی سپاہی گرفتار ہو چکے ہیں۔ اور لیبیا کی اطالوی فوج کا تیسرا حصہ ختم ہوگیا ہے۔

دہلی ۶ جنوری۔ بہار اور آسام میں مردم شماری کا کام ایک ہفتہ تک شروع ہو جائیگا مدراس یو۔پی اور سی۔پی میں فروری کے دوسرے ہفتہ میں پنجاب، سرحد اور بمبئی میں آخری ہفتہ میں غالباً یکم مارچ تک سب کام ختم ہو جائیں گے۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ مردم شماری پر کل پچاس لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ اور کل پندرہ لاکھ اشخاص مردم شماری کا کام کریں گے۔ امریکہ میں ایک مردم شماری پر ۱۲ کروڑ روپیہ صرف ہوتا ہے۔

لاہور ۷ جنوری۔ پنجاب گورنمنٹ نے حکم دیا ہے۔ کہ باردیا کی فتح کی خوشی میں کل تمام سرکاری عمارتوں پر جھنڈے لہرائے جائیں۔

لنڈن ۷ جنوری۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے برطانوی طیاروں نے کل دشمن کے ملک پر حملہ نہیں کیا۔ اور اسی وجہ سے دشمن کا کوئی ہوائی جہاز بھی برطانیہ پر نہیں آیا۔

لنڈن ۷ جنوری۔ گذشتہ ہوائی حملوں میں بی۔بی۔سی پر دو بار بم گر چکے ہیں۔ ایک بم اس وقت گرا۔ جب خبریں سنائی جا رہی تھیں۔ سٹاف کے کئی آدمی مارے گئے۔ مگر خبریں جاری رہیں۔ دوسری مرتبہ بم پھٹنے سے عمارت کو بہت نقصان پہنچا۔

دہلی ۷ جنوری۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستانی ہوائی بیڑے کا ایک ہوائی جہاز کل لاہور اور فیروزپور کے درمیان گر گیا۔ صرف ہواباز ہی اس میں تھا جو ہلاک ہوگیا۔

لنڈن ۷ جنوری۔ بحری محکمہ کا اعلان مظہر ہے کہ ۲۹ دسمبر کو ختم ہونے والے ہفتہ میں برطانیہ اور اس کے دوستوں کے ۳۷ ہزار پانسو ٹن وزنی جہاز غرق ہوئے۔ اتنا نقصان اس سے قبل کبھی نہیں ہوا۔

لنڈن ۷ جنوری۔ صدر روزویلٹ کی تقریر کو عام طور پر سراہا جا رہا ہے۔ برطانی پریس نے لکھا ہے کہ اس سے قبل امریکہ کی پالیسی کبھی ایسی وضاحت سے بیان نہیں کی گئی

لنڈن ۷ جنوری باردیہ کی فتح کو دو روز بعد اٹلی نے تسلیم کر لیا ہے۔ اس وقت تک برطانی فوج کے ہزاروں دستے طبروق کے نواح میں پہونچ چکے ہیں۔ جس وقت برطانی فوجیں باردیہ پر حملہ کر رہی تھیں۔ برطانی ہوائی جہاز چھ سو میل دور اٹلی کی اہم چھاؤنی ٹریپولی پر بم برسا رہے تھے۔ جس سے کئی جگہ آگ لگ گئی۔

لنڈن ۷ جنوری۔ انگریزی فوج کے موٹر سوار دستے طبروق کے باہر کے مورچوں کے قریب پہونچ گئے ہیں۔ انہوں نے دشمن کو اب تک پل بھر کے لئے بھی چین سے بیٹھنے نہیں دیا۔ جرمنوں نے طبروق کو لیبیا کی کنجی قرار دیا تھا۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اس پر قبضہ ہو جانے سے برطانیہ تمام علاقہ پر چھا جائے گا۔ دشمن نے اس کی مضبوطی کا بھی خوب انتظام کر رکھا ہے۔ اول تو اس کے مغرب کی طرف پہاڑیاں ہیں۔ جو اس کی حفاظت کا قدرتی ذریعہ ہیں۔ دوسری طرف دشمن نے وہاں دوہرے مورچے بنا رکھے ہیں۔ مگر برطانیہ بھی اس وقت سے طبروق پر ہوائی حملے کر رہا ہے۔ جب سے اٹلی میدان جنگ میں کودا ہے۔

لنڈن ۷ جنوری شمالی اٹلی پر انگریزی ہوائی جہازوں کے حملے اتنے کامیاب رہے ہیں۔ کہ حکومت اٹلی ایک ہوائی جہاز تیار کرنے والی فیکٹری کو میلان سے جنوبی علاقہ میں لے گئی ہے۔ تاکہ دشمن کے حملہ کی زد میں وہ نہ آسکے۔

لنڈن ۷ جنوری۔ ناروے کے کنارے جرمنی کے تین جہازوں پر حملہ کیا گیا جس سے ایک کو سخت نقصان پہونچا۔ دشمن کے تیل لے جانے والے جہازوں پر بھی حملہ کیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں ایک جہاز غرق ہوگیا۔ اس کا وزن پانچ ہزار ٹن تھا۔

لنڈن ۷ جنوری۔ آنا د جرمن ریڈیو سٹیشن سے آج اعلان کیا گیا۔ کہ ہٹلر کہہ رہا ہے کہ اس سال وہ فتح حاصل کرے گا۔ مگر یہ دعوے تو اس نے پچھلے سال بھی کیا تھا۔ جو پورا نہ ہوا۔

لنڈن ۷ جنوری۔ کنیڈا کے وزیراعظم نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ کی تقریر سے جمہوری طاقتوں کو ایسی مدد ملی ہے۔ جو لڑائی کے شروع سے اب تک نہیں ملی تھی۔ امریکہ کے اخبارات نے اس تقریر کے متعلق لکھا ہے۔ کہ مسٹر روزویلٹ نے امریکن قوم کو صاف صاف بتا دیا ہے کہ وہ کن خطرات میں گھری ہوئی ہے۔ ڈیٹرائٹ کا اخبار "فری پریس" لکھتا ہے۔ کہ پانسہ پھینکا جا چکا ہے۔ اور ہم نے لڑائی کا گو ابھی اعلان نہیں کیا۔ مگر پھر بھی لڑائی کے میدان میں آ چکے ہیں۔ نیویارک ٹائمز لکھتا ہے کہ مسٹر روزویلٹ نے جو وعدہ کیا ہے۔ امریکن قوم اسے ہر وقت پورا کرنے کے لئے تیار ہے۔

دہلی ۷ جنوری۔ کونسل آف سٹیٹ کے ممبر سر محمد یعقوب نے کمانڈر انچیف کو لکھا ہے کہ شمالی افریقہ میں ہندوستانی فوج نے جو کارہائے نمایاں دکھائے ہیں اس پر ہمیں بجا طور پر فخر ہے۔ ہمارے بہادر سپاہیوں نے ثابت کر دیا ہے کہ ہندوستان برطانوی کامن ویلتھ میں برابر کا درجہ رکھتا ہے۔

دہلی ۷ جنوری مسٹر ساورکر نے آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی میں چار اور ممبر بڑھا دئیے ہیں۔

دہلی ۷ جنوری۔ آج دہلی میں ان افسروں کا جنازہ اٹھایا گیا۔ جو کل ہوائی جہاز کے حادثہ میں ہلاک ہوئے تھے۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبروں اور گورنمنٹ آف انڈیا کے بڑے بڑے افسروں کے علاوہ اور کئی لوگ بھی شامل تھے۔

مدراس ۷ جنوری۔ مدراس کے جنگی فنڈ میں ۲۰ لاکھ کے قریب روپے اکٹھے ہو چکے ہیں

دہلی ۷ جنوری۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہندوستان کے بچاؤ کے لئے نئی قسم کے ہوائی جہاز اور ہتھیار بند گاڑیاں خریدی جائیں۔ ہر جہاز پر چھوٹی چھوٹی کئی توپوں کے علاوہ ایک بڑی توپ ہوگی۔ تین افسر اور ۲۵ جہازی ایک جہاز پر کام کر سکیں گے۔ اسی طرح ہر ہتھیار بند گاڑی پر دس ہزار روپیہ خرچ آئے گا۔ اس قسم کی گاڑیوں کے لئے پنجاب نے تین لاکھ روپیہ اور

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی